Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعرات

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۳/۲۸	۲۶ صفر ۱۳۹۴ھ ۲۱ امان ۱۳۵۳ہش ۲۱ مارچ ۱۹۷۴ء	نمبر ۶۵

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۰ امان۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

ٹیکہ لگوانے کی وجہ سے کچھ حرارت ہو گئی ہے

احبابِ جماعت توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور تا دیر سلامت رکھے۔ آمین۔

ربوہ ۲۰ امان۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت کل سر درد کی وجہ سے ناساز رہی۔ احباب صحتِ کاملہ کے لئے دعا کریں۔

حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا نے اپنے بڑے صاحبزادے محترم نواب زادہ محمد احمد خان صاحب کی صحت کے متعلق اطلاع دیتے ہوئے کل رقم فرمایا:-

"کل محمد احمد خاں کی طبیعت نسبتاً بہتر تھی گو گھبراہٹ شام کو شروع تھی مگر پہلے سے کم۔ سینے کی جلن میں بھی فرق تھا۔ بہت بہت دعا کرتے رہیں اللہ تعالیٰ شافی و کافی ہے جس دوا کو حکم دے وہ شفا کا بہانہ بن جاتا ہے۔

مبارکہ (۱۹ مارچ ۷۴ء)"

ربوہ ۲۰ امان۔ مکرم قاضی نعیم الدین صاحب مبلغِ اسلام۔ بیرونی ممالک میں فریضۂ تبلیغِ اسلام ادا کرنے کے بعد ۱۸ امان کی شب کو بخیریت مرکزِ سلسلہ میں واپس تشریف لے آئے ہیں۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کا آنا ہر لحاظ سے مبارک کرے۔ آمین

محترم مولوی قمر الدین صاحب مولوی فاضل گذشتہ چند دنوں سے بعارضہ لقوہ بیمار ہیں اب پہلے کی نسبت افاقہ ہے۔

احباب سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین

بجٹ تحریک جدید ۱۹۷۴ء-۱۹۷۵ء کی کاپیاں امراء اضلاع کو بھجوائی گئی تھیں اگر کسی نمائندہ کو کاپی نہ ملی ہو تو اپنے امیر ضلع سے حاصل کریں۔ (وکیل المال ثانی تحریک جدید)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جو لوگ عبادتِ الٰہی میں حظ اور لذت نہیں پاتے انکو اپنی بیماری کا فکر کرنا چاہئیے

اللہ تعالیٰ نے انسان کو عبادت کے لئے پیدا کیا ہے اور اس میں غایت درجہ سرور رکھا ہے

"نماز کیا ہے؟ یہ ایک خاص دعا ہے مگر افسوس ہے کہ لوگ اس کو بادشاہوں کا ٹیکس سمجھتے ہیں۔ نادان اتنا نہیں جانتے کہ بھلا خدا تعالیٰ کو ان باتوں کی کیا حاجت ہے اس کی غنا ذاتی کو اس بات کی کیا حاجت ہے کہ انسان دعا اور تسبیح اور تہلیل میں مصروف ہو بلکہ اس میں انسان کا اپنا ہی فائدہ ہے کہ وہ اس طریقے سے اپنے مطلب کو پہنچ جاتا ہے۔

مجھے یہ دیکھ کر بہت افسوس ہوتا ہے کہ آجکل عبادت اور تقویٰ اور دینداری سے محبت نہیں ہے اسکی وجہ ایک عام زہریلا اثر رسم کا ہے اِسی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی محبّت سرد ہو رہی ہے اور عبادت میں جس قسم کا مزا آنا چاہیئے وہ مزا نہیں آتا۔ دُنیا میں کوئی ایسی چیز نہیں جس میں لذّت اور ایک خاص حظ اللہ تعالےٰ نے رکھا نہ ہو۔ جس طرح پر ایک مریض ایک عمدہ سے عمدہ خوش ذائقہ چیز کا مزا نہیں اُٹھا سکتا اور وہ اسے بالکل تلخ یا پھیکا سمجھتا ہے اسی طرح سے وہ لوگ جو عبادتِ الٰہی میں حظ اور لذّت نہیں پاتے ان کو اپنی بیماری کا فکر کرنا چاہیئے کیونکہ جیسا میں نے ابھی کہا ہے دُنیا میں کوئی ایسی چیز نہیں ہے جس میں خدائے تعالیٰ نے کوئی نہ کوئی لذّت نہ رکھی ہو۔ اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کو عبادت کے لئے پیدا کیا تو پھر کیا وجہ ہے کہ اس عبادت میں اس کے لئے ایک لذّت اور سرور نہ ہو؟ لذّت اور سرور تو ہے مگر اس سے حظ اُٹھانے والا بھی تو ہو۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ۔ اب انسان جب عبادت ہی کے لئے پیدا ہوا ہے ضروری ہے کہ عبادت میں لذّت اور سرور بھی درجہ غایت کا رکھتا ہو۔"

(ملفوظات جلد نہم صـ۳ ، صـ۴)

زائرین مجلس مشاورت کیلئے ضروری اعلان

جو احباب مجلس مشاورت میں بطور زائر تشریف لا رہے ہوں وہ اپنے ہمراہ مقامی پریذیڈنٹ یا امیر صاحب کی تصدیق ضرور لاویں تاکہ تعارف میں آسانی ہو۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

پبلشر:- مسعود احمد ۔ پرنٹر:- سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خُطبہ جُمعہ

صدر انجمن احمدیہ کے مالی سال کے آخر میں ہم ہر سال ہی اللہ تعالیٰ کی خاص تائید و نصرت کا نشان مشاہدہ کرتے ہیں

ہمارے دل خدا تعالیٰ کی حمد سے معمور اور زبانیں شکر سے تر رہنی چاہئیں تا اللہ تعالیٰ کے اور زیادہ فضل ہم پر نازل ہوں

صدر انجمن احمدیہ کا بجٹ دراصل ایک بُنیاد ہے جس کے اُوپر ہم ہر سال مہمّاتِ دینیہ کی عمارت کھڑی کرتے ہیں

از حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۱ ہجرت ہش ۱۳۵۲ مطابق ۱۱ رمئی ۱۹۷۳ء۔ بمقام مسجد اقصیٰ۔ ربوہ

مرتبہ مکرم یوسف سلیم صاحب شاہد ایم۔ اے۔ انچارج شعبہ زود نویسی ربوہ

سورہ فاتحہ کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیت تلاوت فرمائی:۔

وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلِاَنْفُسِكُمْ ۚ وَمَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ اللّٰهِ ۚ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ يُّوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ۝ (البقرة: ۲۷۳)

اور اس کے بعد فرمایا:۔

مَیں نے ۲۰ر اپریل کو صدر انجمن احمدیہ کے بجٹ کو پُورا کرنے کے متعلق ایک خطبہ دیا تھا اس میں مَیں نے ایک طرف احبابِ جماعت کو توجہ دلائی تھی کہ وہ اپنا اپنا بجٹ پُورا کریں اور دوسری طرف یہ اُمید ظاہر کی تھی کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اِس جماعت کا قدم آگے ہی آگے بڑھائے گا۔ احباب چندوں کی ادائیگی کے لحاظ سے بھی ایک مقام پر نہیں ٹھہریں گے۔

لیکن اُس وقت مَیں نے اُس تشویش کا تفصیل سے ذکر نہیں کیا تھا جس میں

ناظر صاحب بیت المال

مُبتلا تھے چنانچہ ۲۱ر اپریل کو جب کہ مالی سال ختم ہونے میں چند دن باقی رہ گئے تھے بجٹ میں ۶,۱۷,۸۷۱ روپے کی کمی تھی۔ یہ ایک بڑی رقم ہے اِس سے اُن کے دِل میں جو فکر اور تشویش پیدا ہوئی تھی وہ تو ایک قدرتی بات تھی لیکن مَیں نے یہ سمجھا کہ ذکّر کے حکم کے مطابق گا ہے گا ہے جو یاددہانی کروائی جانی ضروری ہے اس میں مجھ سے کچھ غفلت اور سُستی ہوئی ہے اِس لئے جب مَیں اللہ تعالیٰ کے اس حُکم یعنی ذکّر کے مطابق احبابِ جماعت کو یاددہانی کرادوں گا تو اللہ تعالیٰ اپنے فضلوں کی ہم پر بارش کر دے گا۔

چونکہ مالی سال کے آخری مہینے یعنی اپریل کے بعد تنخواہیں وغیرہ ملتی ہیں اور کئی دوست اس وقت اپنا بقایا چندہ ادا کرتے ہیں اور کچھ باہر سے منی آرڈر چلتے ہیں اِس لئے ہم ۱۰ر مئی کو آمد کے حسابات بند کرتے ہیں جب کہ خرچ کے حسابات ۳۰ر اپریل کو بند ہو جاتے ہیں۔ پچھلے سال بھی غالباً دس مئی ہی کو

آمد کے حسابات

بند کئے گئے تھے۔ گویا یکم مئی اور دس مئی کے درمیان دس دن کا جو عرصہ ہے اس میں جو آمد ہوتی ہے وہ گذشتہ سال کے بجٹ میں چلی جاتی ہے۔

چنانچہ اِس سال بھی ایسا ہی ہوا جو دوست تنخواہ دار ہیں اُن کو عام طور پر پہلی یا دوسری تاریخ کو تنخواہ ملتی ہے اس عرصہ میں جو چندہ ادا ہونا ہوتا ہے یا دوستوں نے چندے دینے ہوتے ہیں یا پھر باہر سے مثلاً کراچی سے بعض لوگ مہینے کے آخر میں رقمیں دے دیتے ہیں لیکن ۳۰ر اپریل تک یہاں نہیں پہنچ سکتیں۔ اِس واسطے یہ انتظام کیا ہوا ہے کہ ۱۰ مئی تک حسابات کُھلے رہیں لیکن چونکہ ہر سال ۱۰ر مئی کو حسابات بند ہوتے ہیں اِس لئے اِس لحاظ سے کوئی فرق نہیں پڑتا پُورا سال ہی بنتا ہے۔

غرض میری یاددہانی کا نتیجہ دو شکلوں میں ظاہر ہوا ایک تو یہ کہ احباب نے بڑے پیار کا مظاہرہ کیا۔ میری آواز پر لبیک کہتے ہوئے عہدیداروں نے دن رات کام کیا اور وہ لوگ (ایسے افراد سینکڑوں ہوں گے) جنہوں نے سال بھر سُستی دکھائی تھی اپنا سارے کا سارا چندہ ادا کر دیا۔ کئی دوست ہیں جن کے ذمہ بڑی بڑی رقمیں واجب الادا تھیں انہوں نے وہ ادا کر دیں۔ چنانچہ جب ہم نے ۱۰ر مئی کو آمد کے حسابات بند کئے تو ۲۱ر اپریل تک بجٹ میں ۶,۱۷,۸۷۱ روپے کی کمی کے مقابلہ میں ان دنوں میں ۶,۵۵,۸۳۲ روپے وصول ہوئے گویا ۳۷,۹۶۱ روپے مجوزہ بجٹ سے زائد آمد ہوئی یعنی ۲۱ر اپریل کو جس بجٹ میں سے چھ لاکھ سے زائد بقایا تھا۔ ۱۰ر مئی کو نہ صرف وہ بقایا صاف ہو گیا بلکہ اڑتیس ہزار کے قریب زائد آمد ہوئی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

یہ سال بھی دراصل کئی لحاظ سے ہنگامی سال تھا۔ اِس سال مختلف وقتوں میں کالج، سکول قومیائے گئے یعنی حکومت نے انہیں اپنی تحویل میں لے لیا۔ کچھ عرصہ ہوا مَیں نے رپورٹ منگوائی تھی صحیح اعداد و شمار تو مجھے یاد نہیں لیکن جہاں تک مجھے یاد ہے تعلیمی ادارے (سکول اور کالج) شروع میں اپنی آمد یعنی فیس وغیرہ کے مقابلہ میں خرچ زیادہ کروا دیتے رہے ہیں۔ فیس اور دوسرے واجبات کا جہاں تک تعلق ہے یہ زیادہ تر عادتاً (قانوناً نہیں) سال میں دو تین موقعوں پر زور دے کر وصول کئے جاتے ہیں لیکن چونکہ شروع سال میں بہت سے کام کرنے ہوتے ہیں مثلاً

کھیلوں کا سامان

اور دوسری چیزیں خریدنی پڑتی ہیں ان پر خرچ کر دیتے ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اگرچہ وہ یونین فنڈ ہوتا ہے لیکن وہ خرچ جو صدر انجمن احمدیہ اٹھاتی تھی۔ وہ انھوں نے زیادہ تر شروع میں کرنا ہوتا ہے اس لئے خرچ تو بہت سارے ہو گئے جو شروع میں ہو جاتے ہیں لیکن اس کے مقابلہ میں فیسوں کی آمد کم ہوئی۔ سکولوں اور کالجوں پر آٹھ نو لاکھ روپے خرچ کرنے پڑتے تھے ان کے قومیائے جانے کی وجہ سے جماعت احمدیہ کو

آٹھ نو لاکھ روپے کی بچت

ہونی چاہیئے تھی۔ مگر اس کی بجائے غالباً دو لاکھ چالیس پینتالیس ہزار روپے کی رقم بچی۔ باقی شروع میں ہی جماعت کے تعلیمی اداروں پر خرچ ہو گئی تھی۔

دوسرے یہ بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ اس وقت تک ہمارے صوبہ کے وزیر تعلیم اپنے آپ کو جماعت کے تعلیمی اداروں کا سگا باپ نہیں سمجھتے اس لئے کہ انھیں یہاں کے تعلیمی اداروں کی بعض ضروری چیزوں کی طرف توجہ ہی نہیں ہے۔ ہمارے بعض ایسے کام تھے جن پر ہم نے حکومت کی تحویل میں چلے جانے کے باوجود اس لئے رقم خرچ کی کہ اینٹیں اور شہتیر تو حکومت نے دے دیئے لیکن انھوں نے بچوں کی گردنوں کی حفاظت کی ذمہ داری قبول نہیں کی مثلاً ہائی سکول کا بورڈنگ ہاؤس خستہ حالت میں تھا جماعت نے اس کی مرمت کے لئے غالباً پچاس ہزار روپے منظور کئے ہوئے تھے۔ چنانچہ بورڈنگ کی چھتیں وغیرہ تبدیل کرنے پر خرچ کیا گیا۔ اب اگر جماعت یہ کام نہ کرتی تو کسی نے توجہ ہی نہیں دینی تھی ابھی تک کسی کو ہوش ہی نہیں۔ شاید اُن کو یہ بھی پتہ نہیں کہ جماعت اس عرصہ میں ان کے اس (نیشنلائزڈ انسٹی ٹیوشن) NATIONALISED INSTITUTION پر پچاس ہزار روپے خرچ کر چکی ہے۔ کیونکہ جماعت تو ہر فرد کی بمنزلہ ماں اور باپ کے ہے یہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نمائندہ جماعت

ہے۔ جس طرح جماعت اپنی تنظیم سے اپنے باپوں سے بڑھ کر پیار کرتی ہے اسی طرح تنظیم احباب جماعت سے ان کے باپوں اور ماؤں سے زیادہ بڑھ کر پیار کرتی ہے سوال یہ نہیں تھا کہ حکومت کو خرچ کرنا چاہیئے تھا اس لئے وہ خرچ کیوں کیا جائے سوال یہ تھا کہ بچے تو ہمارے ہی ہیں وہ ان بچوں کو اپنا بچہ نہیں سمجھتے تو وہ ہمارے نزدیک گناہ گار ہیں اور ہمارے نزدیک وہ اپنی ذمہ داریوں کو نباہنے کی اہلیت نہیں رکھتے لیکن یہ تو نہیں ہو سکتا کہ ہم یہ کہہ دیں کہ بچوں کے سروں پر بے شک چھتیں گر جائیں۔ ہمیں کیا ہے؟ بچے ہمارے ہیں اور انشاء اللہ اُن کے سروں پر چھتیں نہیں گریں گی۔ چنانچہ ہم نے پچاس ہزار روپے بورڈنگ کی مرمت پر خرچ کر دیئے۔ اس لحاظ سے یہ گویا ہنگامی سال تھا۔ اس سال حکومت کی بعض پالیسیوں کے مقابلہ میں جتنی بچت ہونی چاہیئے تھی اتنی بچت نہیں ہوئی کیونکہ زیادہ تر پیسے تعلیمی اداروں پر شروع ہی میں خرچ ہو گئے تھے۔ قومی تحویل میں بعد میں گئے ہیں اس کے باوجود جو ہمارا خرچ کا بجٹ ہے جس وقت بجٹ بنتا ہے تو اس وقت زیادہ تر خرچ کی مدات بطور ریزرو کے ہوتی ہیں۔ جس وقت اللہ تعالیٰ نے

پریس کی سکیم

میرے ذہن میں ڈالی (آج میں پہلی دفعہ آپ کو بتلانے لگا ہوں کہ اس وقت اللہ تعالیٰ نے کیا اشارہ کیا تھا) میں اس سلسلہ میں پہلے بھی بتا چکا ہوں کہ جب خدا نے مجھے یہ سکیم بتائی تو میں نے کہا کہ میں اس کے لئے جماعت سے چندہ کی اپیل نہیں کروں گا۔ ہمارا اندازہ تھا کہ اس پریس پر دس لاکھ روپے خرچ آئیں گے اگر دس لاکھ روپے خرچ کریں اور ہر سال ایک لاکھ روپیہ واپس کریں تو دس سال میں قرضہ ختم ہو جائے گا۔ جماعت کے اپنے ریزرو ہیں ان میں سے بطور قرض لے لیں گے۔ ایک لاکھ جو واپس کرنا ہے وہ سالانہ چندوں میں سے ہے چنانچہ تین چار سال سے ایسا ہو رہا ہے ہر سال ایک لاکھ روپیہ علیحدہ کیا جاتا رہا ہے۔ یہ ریزرو میں جاتا ہے مگر خرچ میں دکھا دیا جاتا ہے یا ہماری

کئی لاکھ روپے کی مد

ہے ریزرو برائے واپسی قرضہ جات کی۔ کچھ تو ۱۹۴۷ء میں رقمیں ضائع ہو گئی تھیں۔ وہ قرضوں میں رکھی ہوئی ہیں ورنہ پھر یہ خیال نہیں پیدا ہوتا کہ یہ رقمیں پوری ہونی چاہئیں پھر جب ربوہ بنا تو حضرت صاحب نے قرضہ لے کر خرچ کیا اس کی واپسی کے لئے یہی ایک مد ہے جو واپسی قرضہ جات کے نام سے قائم ہے تاہم جہاں تک مجھے یاد ہے وہ لکھوکھا روپے جو ربوہ کی جماعتی عمارتوں کی تعمیر کے لئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے افرادِ جماعت سے عمارتیں رہن رکھ کر قرض لئے تھے وہ سارے کے سارے قرضے خدا کے فضل سے واپس ہو چکے ہیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

پس ہم اللہ تعالیٰ کا ہر سال بلکہ ہمیشہ ہی یہ نشان دیکھتے ہیں کہ

خدا کی مدد اور اس کی نصرت

جماعت کے شاملِ حال رہتی ہے۔ مالی سال کے آخر میں ہم اس کا نمایاں طور پر مشاہدہ کرتے ہیں ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارا قدم ہر سال آگے ہی ہوتا ہے حالانکہ خود بجٹ پچھلے سال کے بجٹ سے زائد تھا۔ میرے خیال میں پچھلے سال کی نسبت دو لاکھ روپے کا اضافہ تھا اور آمد بجٹ کے مقابلہ میں بھی زیادہ ہوئی ہے اور یہ خدا کا ایسا نشان ہے کہ ہمارے مخالفین میں سے جس کے دماغ میں ذرا سی بھی عقل ہے کوئی بھی یہ نہیں کہہ سکتا کہ ان کی مخالفتوں کے نتیجہ میں غلبۂ اسلام کے لئے جماعتی کوششوں میں کوئی غفلت یا کوتاہی ہوئی۔ بجٹ دراصل ایک بنیاد ہے جس کے اوپر ہم نے اپنی ساری دینی سرگرمیوں یا مہمات دینیہ کی عمارت کھڑی کرنی ہوتی ہے یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ یہ بنیاد سال بسال مضبوط سے مضبوط تر بنتی چلی جا رہی ہے۔ دراصل یہ بھی ایک بہت بڑی دلیل ہے جسے اللہ تعالیٰ دوسروں کے سامنے پیش کرتا ہے تاکہ کسی وقت ان کو سمجھ آجائے اور ان کی آنکھیں کھل جائیں۔

جہاں تک میں نے اپنے ان دوستوں (ہمارے نزدیک دوست ہی ہیں کیونکہ خدا نے ہمیں یہ فرمایا ہے کہ تم نے ان کے دل جیتنے ہیں) کی تقاریر اور تحریرات کا مطالعہ کیا ہے ہر سال وہ یہی سمجھتے ہیں کہ ہمیں ہلاک کرنے کی ان کی کوششیں سال گزشتہ کی نسبت زیادہ ہیں لیکن اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کا ہمیں ہر سال یہ نشان دکھاتا ہے کہ ہمیں کمزور کرنے اور ہلاک کرنے کے لئے جو کوششیں کی جاتی ہیں ان کے مقابلہ میں اللہ تعالیٰ ہماری کوششوں کو قبول فرماتا اور پہلے سے کہیں زیادہ نتائج پیدا کر دیتا ہے

لیکن یہیں بس نہیں بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ کہنا غلط نہیں ہوگا کہ ہماری کوششوں میں ہر سال پہلے سے زیادہ تیزی پیدا ہوتی ہے صرف کوششوں میں تیزی نہیں آتی بلکہ کوششوں کے نتائج کوششوں کی کمیت کے مقابلہ میں ہر سال پہلے کی نسبت زیادہ ہوتے ہیں گویا ایک تو کوشش زیادہ ہوتی ہے دوسرے کوشش بلحاظ نتیجہ کی نسبت زیادہ بڑھی ہوئی ہوتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمتیں ہیں۔ ہمارے دل اس کی حمد سے معمور ہیں ہماری زبانیں اس کا شکر ادا کرتے کرتے خشک ہو جائیں۔ تب بھی ہم کما حقہٗ شکر ادا نہیں کر سکتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک جگہ لکھا ہے کہ ایک دفعہ مجھے خیال آیا۔ اللہ تعالیٰ اتنے فضل اور رحم نازل کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضلوں اور رحمتوں پر کیوں نہ میں ایک کتاب لکھوں۔ چنانچہ کشف میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو موسلادھار بارش کا نظارہ دکھایا اور فرمایا اگر تو بارش کے ان قطروں کو گن سکتا ہے تو پھر ایسی کتاب لکھنے کی کوشش کر جس میں میرے احسانات کو گنا جائے۔ اللہ تعالیٰ کے احسان تو بے حد و حساب ہیں۔ حقیقت یہی ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو گن ہی نہیں سکتا۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو

غیر محدود انعامات کی بارش

برساتا ہے۔ بھلا محدود انسان کی محدود طاقتیں غیر محدود فضلوں کا شکر کیسے ادا کر سکتی ہیں صاف بات یہ ہے کہ کبھی کر ہی نہیں سکتیں۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہم شکر ادا ہی نہ کریں اس کا یہ مطلب ہے کہ ہر شخص انفرادی طور پر اور جماعت اجتماعی طور پر اپنی طاقت کی انتہا تک اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے اور خدا سے کہے۔ اے خدا! تو نے مجھے جو توفیق عطا کی اُن کے مطابق میری زبان پر تیری حمد کے کلمات جاری ہوئے اور میرے جسم کے ذرہ ذرہ اور میری روح کے گوشہ گوشہ سے تیری حمد و ثنا کی ندا بلند ہوئی۔ ہم سمجھتے ہیں کہ تیرا کما حقہٗ شکر ادا نہیں ہو سکا اور نہ ہو سکتا ہے۔ لیکن جتنا شکر ہم ادا کر سکتے تھے اتنا شکر ادا کر دیا ہے۔

پس اگر تم لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ (ابراہیم: ۸) کی رو سے اللہ تعالیٰ کے شکر اور اس کی حمد کو اپنی طاقت کی انتہاء تک پہنچاؤ گے تو اللہ تعالیٰ اس وعدہ یعنی لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ کے مطابق

شکر اور حمد کی طاقت

میں اضافہ کریگا۔ گو اس کے اور بھی کئی پہلو ہیں لیکن ایک بنیادی پہلو یہ ہے کہ جب آپ زیادہ شکر کی توفیق پائیں گے تو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو زیادہ شدت کیساتھ آپ پر نازل ہوتا دیکھیں گے ہر سال زیادہ نمایاں ہو کر اور زیادہ پختہ بن کر۔ غیر کے لئے یہ دلیل ہوگی کہ ساری دُنیا کی مخالفانہ طاقتیں جماعت احمدیہ کی قوت کو کمزور کرنے میں کامیاب نہیں ہوئیں۔ بلکہ جماعت احمدیہ کی قوت، ان کا اخلاص، اُن کی جاں نثاری اور اُن کی قربانیاں پہلے سے زیادہ محض اللہ تعالیٰ کی توفیق سے اور اُن قربانیوں کے نتائج بھی پہلی قربانیوں کے نتائج کے مقابلہ میں نسبتاً زیادہ ظاہر ہوئے

اللہ تعالیٰ نے اس مضمون کو مختلف پیرایہ میں بیان فرمایا ہے جو آیت اس وقت میں نے پڑھی ہے اس میں تین باتیں بیان کی گئی ہیں ایک یہ کہ جو مال بھی تم خدا کی راہ میں خرچ کرو گے (وہ مال خیر ہونا چاہیئے خیر کے لفظ میں دونوں معنی پائے پائے جاتے ہیں مال بھی ہو اور مال حلال بھی ہو) تو اس کا فائدہ تمہارے نفسوں کو ملے گا۔ گویا ہر قربانی دینے والا مخلص مومن اپنے نفس کی بھلائی کی خاطر خدا کی راہ میں قربانی دیتا ہے ـــــ دوسری بات یہ بتائی گئی ہے کہ گو دُنیا بھی قربانی دیتی ہے لیکن وہ انتہائی قربانی دینے کے بعد ایک عارضی نتیجہ چاہتی ہے کبھی اُسمیں کامیاب ہوتی ہے اور کبھی کامیاب نہیں ہوتی۔ تاہم ان کا جو مقصود و مطلوب ہے وہ ایک بے حیثیت اور عارضی چیز ہے۔ مثلاً لوگ مال کی قربانی دیتے ہیں یا جنگوں میں جان کی قربانیاں دے دیتے ہیں یا اوقات کی قربانیاں دے رہے ہیں۔ مگر اسکے نتیجہ میں اُن کو دنیا تو مل جاتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ اور اسکی رضا حاصل نہیں ہوتی۔ عیسائی قوم مالی لحاظ سے ہم سے بہت زیادہ قربانیاں دینے والی ہیں (مختلف ملکوں میں آباد ہونیکی وجہ سے میں ان کو قومیں کہہ رہا ہوں اسی طرح دہریہ ممالک مالی لحاظ سے ہم سے بہت

زیادہ قربانیاں دیتے آئے ہیں۔ روس قربانی دیتا ہے۔ روسی حکومت اہل روس سے مالی قربانی لیتی ہے تاکہ وہ اپنے ایٹمی ہتھیاروں میں زیادتی کر سکے۔ غرض روس اور دوسرے اشتراکی ممالک دُنیا کی اس غرض کے لئے اور دُنیا کی اُس غرض کے لئے لوگوں سے مالی قربانی لیتے ہیں۔ وہ ہم سے زیادہ قربانیاں دیتے ہیں لیکن اُن کی قربانیوں کے نتیجہ میں ان کو خیر نہیں ملتی۔ یعنی جو بہترین جزاء عقلاً مل سکتی ہے وہ عملاً اُن کو نہیں ملتی۔ جو دنیا کی خاطر عارضی زندگیوں کے لئے قربانیاں دیتے ہیں۔ اُن کو دُنیوی انعام مل جاتا ہے۔ کبھی وہ بھی نہیں ملتا۔ تاہم اُن کے اپنے اندازے ہیں اُن کے مطابق وہ کام کر رہے ہیں مگر خدا تعالیٰ نے ہم پر فضل کیا اس نے فرمایا جو تم مجھ سے مانگو گے تمہارے معیار کے مطابق خیر میں نہیں دوں گا بلکہ اپنی محبت اور اپنی قدرت اور اپنے علم کے مطابق دونگا۔ مثلاً ممکن ہے تمہاری جو درخواست ہے وہ تمہارے لئے حقیقتاً دُکھ دہ ہو، نقصان دِہ ہو۔ مہلک ہو مثلاً اگر کوئی مذہبی جماعت (میں چونکہ سمجھانا چاہتا ہوں اسلئے بطور مثال لے رہا ہوں ورنہ جو

زندہ مذہبی جماعتیں

ہیں اُن کے لئے ممکن ہی نہیں ہے کہ) روس کی طرح اللہ تعالیٰ سے یہ کہے کہ ہمیں ایٹمی ہتھیاروں کا ایک بہت بڑا ذخیرہ چاہیئے۔ اے خدا! اس کیلئے تو ہمیں قربانیاں دینے کی توفیق عطا فرما۔ اللہ تعالیٰ اُس کی اس قسم کی دُعا اور درخواست کو قبول نہیں فرمائے گا کیونکہ وہ دُنیا کے دل جیتنے کے لئے مذہبی جماعتوں کو قائم کرتا ہے اُن کے ذریعہ دُنیا کو ہلاک کرنے کے منصوبے نہیں بنائے جاتے۔ البتہ دنیادار لوگوں کی کوشش اندھیروں میں کبھی اچھی اور کبھی بُری ہوتی ہے مگر وہ دنیا کیلئے ہوتی ہے۔ چنانچہ اُنکی کوشش کے نتیجہ میں کبھی دُنیا کی بھلائی انہیں مل جاتی اور کبھی نہیں ملتی لیکن خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میری راہ میں تم جو بھی کوشش کرو گے میں ضمانت دیتا ہوں کہ وہ لِأَنْفُسِكُمْ تمہارے لئے بھلائی کا موجب ہوگی ـــــ تیسری بات اس آیت کریمہ میں یہ بیان ہوئی ہے کہ ایک مومن جو اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات کی معرفت رکھتا ہے وہ جب بھی خدا کی خاطر خرچ کرتا ہے اسکے سامنے صرف ایک ہی مقصد ہوتا ہے یعنی خدا تعالیٰ کی مشفقانہ توجہ جسے وہ اپنی طرف کھینچنا چاہتا ہے وہ خدا کی آنکھوں میں اپنے لئے پیار دیکھنا چاہتا ہے یہی اس کا مقصد ہوتا ہے جس میں وہ کامیاب ہوتا ہے۔ چونکہ وہ اس مقصد میں کامیاب ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ کا پیار اسے مل جاتا ہے اسلئے اسے دنیا میں کوئی تکلیف نہیں پہنچتی یا دنیا کی تکلیف کو وہ تکلیف نہیں سمجھتا۔ اور پھر اُخروی دُنیا میں اس کی کوشش یا قربانی (مالی ہو یا جانی) کی جو جزاء ہے اسکا تو کوئی مقابلہ ہی نہیں اور پھر ہماری کوشش اور قربانی کیا ہے۔ ایک عارضی کوشش ہے۔ ایک ناقص کوشش ہے ایک لفظی کوشش ہے لفظی کوشش معنوی لحاظ سے ہے ورنہ جو دیا تھا وہ خدا کا تھا اُسی نے دیا اور ہم نے اسکے حضور پیش کر دیا۔ اپنی طرف سے تو کچھ نہیں کیا اس لحاظ سے میں کہونگا کہ یہ لفظی کوشش ہے مگر اسکے نتیجہ میں خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ میں تمہیں پورے کا پورا دونگا اور کوئی کمی نہیں کرونگا۔ پورا تمہارے پیمانے کے مطابق نہیں بلکہ اپنے پیمانے کے مطابق پورا دونگا۔ پس یہی وہ فرق ہے جو دنیادار لوگوں کی کوششوں اور خدا کی قائم کردہ جماعتوں کی کوششوں میں نظر آتا ہے دنیاداروں کی کوششیں دنیوی خوشیوں حصول کیلئے ہوتی ہیں۔ اسکے مقابلہ میں خدا تعالیٰ کی جماعت کی کوششیں اپنے نفس کی بھلائی کے لئے اللہ تعالیٰ کے پیار کو جذب کرنے کی خاطر اور ابدی جنت کے حصول کیلئے ہوتی ہیں۔ مگر یہ ہو ہی نہیں سکتا جب تک خدا تعالیٰ کا فضل اور اسکا پیار اُن کے شامل حال نہ ہو۔ خدا نے فرمایا میرے پیاروں کا قدم نہ کبھی ایک جگہ ٹھہرے گا نہ پیچھے ہٹے گا بلکہ آگے بڑھے گا۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے دکھا دیا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب مہدی علیہ السلام کی جماعت کا قدم ہر سال آگے ہی بڑھتا ہے۔ اس میں دنیا کیلئے ایک عظیم نشان ہے صداقت احمدیت کا۔ اللہ تعالیٰ دُنیا کی آنکھیں کھولے اور انہیں سمجھ عطا فرمائے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دس عظیم الشان کارنامے

محترم شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مبلغ بلاد عربیہ ۔ ربوہ

(۲)

(۶)

تبلیغ اسلام کے سلسلہ میں حضرت بانی احمدیت کا ایک عظیم الشان کارنامہ یہ انکشاف ہے کہ سکھ مذہب کے بانی حضرت باباؒ نانکؒ مسلمان تھے اس انکشاف کی بنا آپ کے ایک کشف پر تھی جس میں آپ نے حضرت بابا نانکؒ کو ایک مسلمان کی صورت میں دیکھا اور اس کشف میں آپ کو یہ تفہیم ہوئی کہ حضرت بابا نانکؒ نے بھی آپ کی طرح اسلام کے چشمہ صافی سے پانی پیا ہے اس کشف کی بنا پر آپ نے حضرت بابا نانکؒ کے متعلق تحقیق کرنی شروع کی ابتداء میں ایک وفد کی تشکیل کی گئی ۔ اس وفد کے ممبران نے بعد تحقیق یہ رپورٹ پیش کی کہ ڈیرہ بابا نانک میں ایک چولہ موجود ہے جو کابلی مل کی اولاد کی تحویل میں ہے اور اس پر کلمہ طیبہ اور کئی آیات مرقوم ہیں اور اِنَّ الدِّینَ عِندَ اللّٰہِ الاِسلام بھی لکھا ہوا ہے اس خوشکن خبر پر آپ بنفس نفیس ڈیرہ بابا نانک تشریف لے گئے اور اس چولہ کو دیکھنے کا پروگرام بنایا قدرت خداوندی نے خاص نصرت اور تائید فرمائی کہ جس طریق سے آپ نے اور آپ کے ہمراہ اصحاب نے اس چولہ کی زیارت کی وہاں کے باشندوں اور سرکردہ اصحاب نے اظہار کیا کہ ایسا موقعہ کسی کو نصیب نہیں ہوا چنانچہ آپ نے اور آپ کے ساتھیوں نے اس چولہ پر

- بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
- سورۃ فاتحہ
- لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
- ان الدین عند اللہ الاسلام
- سورۃ اخلاص
- آیت الکرسی
- کئی مسنون دعائیں لکھی ہوئی دیکھیں

اور آپ نے اس چولہ کی قلمی تصویر دیتے ہوئے تحریر فرمایا ؎

ادھر آئیے منکرو! یہ تصویر ہے
یہی پاک چولہ جہاں گیر ہے
جسے نظر پڑتی ہے کہ چولہ پہ ہر لفظ پر
سامنے آنکھوں کے آجاتا ہے وہ فرخ گہر

اس تاریخی انکشاف کے بعد آپ نے ایک معرکۃ الآراء کتاب ست بچن نامی تصنیف فرمائی جس میں آپ نے حضرت بابا نانکؒ کے مسلمان ہونے پر دلائل نیرہ اور حقائق تاریخیہ تحریر فرمائے ۔ اس کتاب کا ایک ایک صفحہ حضرت بانی احمدیت کے اس عظیم جذبہ اور والہانہ عشق کی گواہی دے رہا ہے جو آپ کو اشاعت اسلام کے متعلق تھا یہ آپ کا وہ عظیم کارنامہ ہے جس کو ہرگز ہرگز فراموش نہیں کیا جا سکتا ۔

بعض سکھ لیڈروں نے اس انکشاف کے بعد مشہور بدزبان پنڈت لیکھرام سے اس کے جواب کے لئے اصرار کیا ۔ مگر پنڈت لیکھرام نے اس کے جواب کے لئے یہ شرط لگائی ۔

"پہلے یہ چولہ میرے سپرد کر دیا جائے میں جلسہ کر کے تمام لوگوں کے سامنے اس کو جلا دوں گا ۔ اس کے بعد جواب لکھوں گا"
(آریہ مسافر ص۱۰۱)

مجھے اچھی طرح سے یاد ہے کہ حضرت بانی احمدیت کے اس عظیم کارنامہ اور انکشاف کی تفصیل میں وزیر اعظم شام جمیل مردم بک مرحوم کے سامنے بیان کر رہا تھا تو وہ عش عش کر اٹھے وہ بار بار کہتے تھے انہ لامر عظیم ۔ انہ لامر عظیم کہ یہ تو بڑا کام ہے ۔

(۷)

۱۸۹۵ء میں آپ نے اس علمی انکشاف کا اظہار فرمایا کہ عربی زبان ام الالسنہ ہے ۔ اس اہم موضوع پر آپ نے منن الرحمٰن نامی کتاب تصنیف فرمائی جس میں آپ نے عربی زبان کے ام الالسنہ ہونے کا محیر العقول نظریہ مدلل انداز میں تحریر فرمایا ہے آپ نے قرآنی آیات کی روشنی میں عربی زبان کی امتیازی خصوصیات و فضائل کو پیش نظر مدلل رنگ میں ثابت فرمایا ہے کہ عربی زبان ہی ام الالسنہ ہے اور اپنی ان علمی تحقیقات کے پیش نظر تحدی کرتے ہوئے چیلنج دیا اور ہر اس شخص کے لئے جو عربی زبان کے سوا کسی دوسری زبان کا ام الالسنہ ہونا ثابت کرے ۔ پانچ ہزار روپیہ انعام مقرر فرمایا ۔

یہ علمی انکشاف در اصل اسلام کی عظیم خدمت ہے ۔ فضیلت قرآن اور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے رحمۃ للعالمین ہونے پر دلیل اعظم ہے ۔ یہ کتاب ایک علمی چیلنج ہے اور ایک عظیم خدمت اسلام ہے اس سلسلہ میں حضور فرماتے ہیں :-

"اس کتاب میں تحقیق الالسنہ کی رو سے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ دنیا میں صرف قرآن شریف ۔ ایک ایسی کتاب ہے جو اس زبان میں نازل ہوئی جو ام الالسنہ اور الہامی اور تمام بولیوں کا منبع اور سرچشمہ ہے"

اس کتاب میں حضرت بانی احمدیت علیہ السلام نے پانچ بنیادی نظریات تحریر فرمائے ہیں جن کا خلاصہ یہ ہے ۔

۱ ۔ عربی کے مفردات کا نظام کامل ہے یعنی انسانی ضرورتوں کو وہ مفردات پوری مدد دیتے ہیں اور دوسری لغات اس سے بے بہرہ ہیں ۔

۲ ۔ عربی میں اسماء باری و اسماء ارکان عالم و نباتات و حیوانات و جمادات و اعضائے انسان کی وجوہ تسمیہ بڑے بڑے علوم حکمیہ پر مشتمل ہیں دوسری زبانیں ہرگز اس کا مقابلہ نہیں کر سکتیں ۔

۳ ۔ عربی کے مواد الفاظ کا تسلسل بھی ایک مستقل نظام رکھتا ہے اور اس نظام کا دائرہ تمام افعال اور اسماء کو جو ایک ہی مادہ کے ہیں ایک سلسلہ حکمیہ میں داخل کر کے ان کے باہمی تعلقات دکھلاتا ہے اور یہ بات اس کمال کے ساتھ دوسری زبانوں میں پائی نہیں جاتی ۔

۴ ۔ عربی کی تراکیب میں الفاظ کم اور معانی زیادہ ہیں یعنی زبان عربی الف لام اور تنوین اور تقدیم و تاخیر سے وہ کام نکالتی ہے جس میں دوسری زبانیں کئی فقروں کے جوڑنے کی محتاج ہوتی ہیں ۔

۵ ۔ عربی زبان ایسے مفردات اور تراکیب اپنے ساتھ رکھتی ہے کہ جو انسان کے تمام باریک در باریک ضمائر کا نقشہ کھینچنے کے لئے کامل وسائل ہیں ۔ (منن الرحمٰن ص۱۱)

(۸)

حضرت بانی احمدیت علیہ السلام کو قرآن کریم سے جو عشق تھا اس کا اظہار یوں فرماتے ہیں :-

دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے

معاندین اسلام نے قرآنی آیات سے استہزاء اور استخفاف شروع کر رکھا تھا عیسائی اور آریہ سماجی لیڈر قرآن کریم پر خطرناک حملے کر رہے تھے قرآنی آیات کی تاویلات کر کے اسلام ایک کمزور مذہب ثابت کیا جا رہا تھا ۔ آپ اس دکھ اور تکلیف کا اظہار یوں کرتے ہیں ؎

جانم کباب شد ز غم ایں کتاب پاک
چنداں بسوختم کہ خود امید جاں نماند

بعض علماء اسلام نے غلطی سے قرآن کریم کے متعلق یہ نظریہ اختیار کر لیا تھا کہ قرآن مجید کی بعض آیات اور احکام منسوخ ہیں ۔ بعض مفسرین نے گیارہ صد آیات کو منسوخ قرار دیا اور بعض نے سات سو ۔ علامہ سیوطی جیسے بلند پایہ مفسر نے بھی بیس آیات کو منسوخ قرار دیا ۔ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی نے پانچ آیات کو منسوخ قرار دیا ۔ عیسائیوں نے اس مسئلہ کو اسلام کے خلاف بطور حربہ کے استعمال کیا ۔ چنانچہ کتاب میزان الحق کا عیسائی مصنف لکھتا ہے :-

"ہم ان سے پوچھتے ہیں کہ ناسخ آیتیں منسوخ آیتوں کے خلاف ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن میں اختلاف کثیر ہے پس اب بتاؤ قرآن کس کی جانب سے ہے ۔" (ص۹۲)

دوسری طرف بہائیوں نے اسلام کی نئی پود کو گمراہ کرتے ہوئے اس امر کی اشاعت شروع کر دی کہ جب خود علماء اسلام قرآن مجید کی بعض آیات کو منسوخ قرار دیتے ہیں تو کیوں ہم یہ نہ سمجھ لیں کہ زمانہ کے نئے تقاضوں کے مطابق نئی شریعت جاری ہو گئی ہے ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس گمراہ کن غلط نظریہ کی پرزور تردید کی اور فرمایا :-

"حق یہی ہے کہ حقیقی نسخ اور حقیقی زیادت قرآن میں جائز نہیں کیونکہ اس سے اس کی تکذیب لازم آتی ہے"
(الحق ص۹۱)

چنانچہ مسلمانوں کے فہمیدہ اور سنجیدہ طبقہ نے حضرت بانی احمدیت کے اس عظیم نظریہ کی تائید میں لٹریچر شائع کرنا شروع

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کر دیا ہے۔ چنانچہ مصر میں ایک کتاب "لا منسوخ فی القرآن" شائع ہوئی جن کے مصنف الاستاذ عبد المتعال ہیں۔ یہ حضرت بانی احمدیت کا عظیم کارنامہ ہے۔ عظمت قرآن کے قیام کے سلسلہ میں اسکو ہرگز فراموش نہیں کیا جا سکتا اور عیسائی پادریوں کے خطرناک حملہ کا اس میں تریاق ہے۔ آپ نے واضح الفاظ میں فرمایا:۔

"خدا اس شخص کا دشمن ہے
جو قرآن شریف کو منسوخ
قرار دیتا ہے اور محمدی شریعت
کے برخلاف چلتا ہے اور اپنی
شریعت چلانا چاہتا ہے"
(چشمہ معرفت صفحہ ۳۲۴)

(۹)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۸۹۵ء میں بعد تحقیقات یہ انکشاف فرمایا کہ حضرت مسیح علیہ السلام کو جب صلیب پر چڑھایا گیا تھا تو اس کی وجہ سے آپ کے جسم پر جو زخم آئے وہ مرہم عیسیٰ کے استعمال سے مندمل ہوتے تھے اور اس کے بعد آپ ملک فلسطین سے ہجرت کر کے افغانستان سے ہوتے ہوئے کشمیر تشریف لے آئے اور ان کی قبر محلہ خانیار سری نگر میں ہے اور یوسف آسف نبی کی قبر سے موسوم ہے جو شہر سے تین میل دور مشہور زیارت گاہ ہے۔ چنانچہ آپ اپنی مایہ ناز کتاب "مسیح ہندوستان میں" تحریر فرماتے ہیں:۔

"حضرت مسیح علیہ السلام
مصلوب نہیں ہوئے اور نہ آسمان
پر گئے اور نہ کبھی امید رکھنی چاہیئے
کہ وہ پھر زمین پر آسمان سے
نازل ہوں گے بلکہ وہ ایک سو
بیس برس کی عمر پا کر سری نگر
کشمیر میں فوت ہو گئے اور سری نگر
محلہ خانیار میں ان کی قبر ہے"

عیسائیت کا اساسی عقیدہ مسیح کی صلیبی موت ہے۔ مشہور امریکی پادری ڈاکٹر زویمر جو عرصہ دراز تک قاہرہ میں مقیم رہے وہ تحریر کرتے ہیں:۔

کیف یتبرء الانسان
عند اللہ؟ والجواب
بواسطۃ موت المسیح
الکفاری فقط لیس
من طریق آخر ولا من
انجیل آخر۔ فاذا کان
ایماننا ھذا خطاءً کانت
مسیحیتنا بجملتھا
باطلۃ۔
(السر العجیب فی فخر الصلیب)
(مطبوعہ مصر صفحہ ۳)

یعنی انسان اللہ کے ہاں کس طرح گناہ سے بری ہو سکتا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ صرف مسیح کے کفارہ یعنی صلیبی موت کے عقیدہ کے ذریعہ سے کسی اور واسطہ سے ہرگز نہیں اور نہ کسی اور انجیل سے اگر ہمارا یہ ایمان غلط ثابت ہو جائے تو پھر ہماری ساری مسیحیت ہی باطل اور لغو ثابت ہو جائے گی"۔

حضرت بانی احمدیت نے عیسائیوں کی اس بلند و بالا عمارت پر ایسی کاری ضرب لگائی ہے جس سے عیسائیت کی یہ عمارت پیوند خاک ہو گئی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

ان کے مذہب (عیسائیت) کا
ایک ہی ستون ہے اور وہ
یہ ہے کہ اب تک مسیح ابن
مریم آسمان پر زندہ بیٹھا
ہے اس ستون کو پاش
پاش کر دو پھر نظر اٹھا کر
دیکھو کہ عیسائی مذہب دنیا
میں کہاں ہے۔
(ازالہ اوہام)

یہ حقیقت ہے کہ آپ کا یہ انکشاف اور اعلان عیسائیت کے لئے موت کا بگل ہے بانی احمدیت کے اس عظیم الشان کارنامہ اور انکشاف کا ذکر مفتی مصر اور شیخ الازہر علامہ رشید رضا نے بطور تائید یوں کیا ہے

فرارہ الی الھند و
موتہ فی ذالک البلاد
لیس ببعید عقلاً
ونقلاً۔

یعنی حضرت مسیح کا ہندوستان کی طرف ہجرت کر جانا اور شہر سری نگر میں وفات پانا عقل و نقل سے بعید نہیں ہے

(۱۰)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان عظیم کارناموں اور انکشافات کے نتیجہ میں احیائے اسلام کا ہونا لازمی تھا۔ چنانچہ آپ نہایت پُر شوکت انداز سے فرماتے ہیں:۔

"سو تم خوش ہو اور خوشی
سے اچھلو جو آج تمہاری تازگی
کا دن آ گیا خدا تعالیٰ اپنے
دین کے باغ کو جس کی راستبازوں
کے خونوں سے آبپاشی
ہوئی تھی کبھی ضائع نہیں کرنا
چاہتا . . . . . . میں
ابھی بیان کر چکا ہوں کہ احیاء
جسمانی کچھ چیز نہیں۔ احیاء
روحانی کے لئے یہ عاجز
آیا ہے اور اس کا ظہور
ہو گا۔"
(ازالہ اوہام حصہ اوّل)

آپ نے عقائد اسلامیہ کی حقانیت کو دلائل سے ثابت کیا۔ اسلام کے خلاف جو اعتراضات ہو رہے تھے ان کا مدلل جواب دیا۔ بانی اسلام کے خلاف جو مخالف اسلام طاقتیں برسر پیکار تھیں ان کو اپنی عظیم تصنیفات میں لاجواب کر دیا اور مذہب اسلام کی برتری ہر لحاظ سے ثابت کی۔ آپ نے دلائل و براہین کا ایک انبار کھڑا کر دیا اور اسلام کو عقلی و نقلی دلائل کی رو سے غالب کر دکھایا چنانچہ آپ کی وفات پر اخبار وکیل امرتسر نے لکھا:۔

"وہ شخص بہت بڑا شخص جس
کا قلم سحر تھا اور زبان جادو
وہ شخص جو دماغی عجائبات
کا مجسمہ تھا جس کی نظر فتنہ
اور آواز حشر تھی جس کی انگلیوں
سے انقلاب کے تار الجھے
ہوئے تھے اور جس کی دو مٹھیاں
بجلی کی دو بیٹریاں تھیں وہ
شخص جو مذہبی دنیا کے لئے
تیس برس تک زلزلہ اور
طوفان بنا رہا"

ان حقائق مذکورہ سے یہ ظاہر ہے کہ احیاء اسلام کا فریضہ جو آنے والے مسیح موعود کی ذات سے وابستہ کیا گیا تھا وہ آپ کے وجود باجود سے ادا ہو گیا۔

قرآن کریم اور فرمان الٰہی

اِنَّ ھٰذَا الْقُرْاٰنَ یَھْدِیْ لِلَّتِیْ ھِیَ اَقْوَمُ (بنی اسرائیل:۱۰)

ترجمہ:۔ یہ قرآن رہنمائی کرتا ہے اس راہ کی جو سب سے زیادہ درست ہے

آپ زندگی کے تمام مسائل میں قرآن مجید سے راہنمائی حاصل کر سکتے ہیں۔ بشرطیکہ آپ اس کا مطالعہ کریں اور اس پر غور کریں۔ اگر آپ ترجمہ سیکھ لیں تو یہ کام آسان ہو جاتا ہے تفسیر صغیر سے اس سلسلہ میں مدد لیجئے۔ انصار اللہ مرکزیہ کے سہ ماہی امتحان اس غرض کے لئے رکھے گئے ہیں کہ آپ قرآن کا ترجمہ سیکھ کر اس سے ہدایت اور نور حاصل کر سکیں۔

پہلا امتحان ۲۰ امان / مارچ کو ہو گا۔ نصاب ہے۔ ترجمہ قرآن کریم پارہ ۱۵ نصف اوّل۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

زعماء مجالس انصار اللہ توجہ فرمائیں

مجلس انصار اللہ کی پہلی سہ ماہی اس ماہ کے آخر میں ختم ہو رہی ہے جو مجالس اپنا سالانہ بجٹ اس ماہ کے آخر تک پورا کر دیں گی۔ گذشتہ سال کی طرح ان کے نام حضور اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں دعا کے لئے پیش کئے جائیں گے۔ آپ کوشش فرمائیں کہ حضور کی خدمت اقدس میں پیش ہونے والی اس دعائیہ فہرست میں آپ کا نام بھی شامل ہو۔ اللہ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

نیز جن مجالس نے تا حال اپنے سالانہ بجٹ مرکزی دفتر میں نہیں بھجوائے وہ ازراہ کرم اپنے بجٹ جلد از جلد ارسال فرمائیں۔

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

قائدین خدام الاحمدیہ کیلئے ضروری اطلاع

قائدین خدام الاحمدیہ مطلع رہیں کہ جو منی آرڈر آپ دفتر ہذا کو ارسال کرتے ہیں اس کی ڈاک خانے کی واپسی رسید جو آپ کو ملتی ہے اس کی پشت پر مرکزی رسید کا حوالہ دیا جاتا ہے قائدین اس حوالہ کو اصلی رسید آنے تک بطور ریکارڈ اور خط و کتابت کے لئے اپنے پاس رکھیں۔ (مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

درخواست دعا:۔ مکرم شیخ عبد اللطیف خان صاحب ۱۲ مارچ ۱۹۷۷ء سے بعارضہ قلب بیمار ہیں ملٹری ہسپتال راولپنڈی میں زیر علاج ہیں۔ احباب کرام دردِ دل سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (عبد الحق ورک امیر جماعت احمدیہ اسلام آباد)

روزنامہ الفضل ربوہ مؤرخہ ۲۱ مارچ ۱۹۷۴ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گھر کا چراغ زچہ اور بچہ کے لئے اکسیر ہے — تریاق معدہ پیٹ کی تمام بیماریوں کیلئے اکسیر ہے — شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ گول بازار ربوہ * رنگ بازار سیالکوٹ

آل ربوہ باسکٹ بال ٹورنامنٹ

مجلس صحت کے پروگرام کے مطابق تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے زیرِ اہتمام بتاریخ ۲۳-۲۴ مارچ آل ربوہ باسکٹ بال ٹورنامنٹ منعقد ہو گا۔ حصہ لینے والی ٹیمیں اپنے نام مؤرخہ ۲۲ مارچ شام تک محمد اسلم شاد منگلا ایم اے سیکرٹری ٹورنامنٹ کو پہنچا دیں۔

(کنوینر مجلس صحت۔ ربوہ)

دعائے مغفرت

میرے والد مکرم حسین خان صاحب نوشی بازار پارتی پور بنگلہ دیش میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

(حسن خان سپاہی نمبر ۴۴۳۲۸ قادر آباد کالونی حافظ آباد۔ ضلع گوجرانوالہ)

ہر احمدی کو چاہیئے کہ الفضل خرید کر پڑھے

سرگودھا اور گوجرانوالہ کے درمیان سفر کے لئے ہمیشہ

کراؤن بس سروس

کی آرام دہ سبک رفتار بسوں میں سفر کیجئے!

مرض اٹھرا

اور دیگر امراض کے ماہر

۱۹۱۱ء سے آپ کے خاندانوں کی خدمت کر رہے ہیں

قدیمی : اوّلین : شہرہ آفاق

حکیم نظام جان اینڈ سنز

گوجرانوالہ - ربوہ - ٹنڈو محمد خان

خوشخبری

احباب کی سہولت کیلئے ہم نے سستی ریڈیو - فرج - ٹی وی اور بجلی کی تمام نئی و پرانی اشیاء کی خرید و فروخت کا انتظام کیا ہے۔ ہم سے مشورہ آپ کے لئے فائدہ کا موجب ہو گا۔ انشاء اللہ

فرینڈز سٹور

نزد الکیمسٹس - ربوہ

قاعدہ یسرنا القرآن

(مصنفہ پیر منظور محمد صاحب)

اس مشہور و معروف اور مقبول قاعدہ سے عام فائدہ کے ذریعہ بچے نہایت آسانی سے اور جلد قرآن مجید پڑھ لیتے ہیں۔ ہر قاعدہ ایک روپیہ پچاس پیسے۔ تاجروں کے لئے معقول کمیشن

ملنے کا پتہ:

مکتبہ یسرنا القرآن - ربوہ

خوش ذائقہ - قابلِ اعتماد

تریاق سلیمانی

بدہضمی - تبخیر معدہ - دردِ شکم - نفخ - کمی بھوک - قبض - متلی - قے اور تبخیر معدہ کی وجہ سے اختلاج قلب میں مفید ہے۔

فرگرنٹ اینٹی پمپل کریم

کیل - پھنسیاں - داغ - دھبے دور کر کے چہرہ کو صاف کرتی ہے۔

۴/-

پم اینٹی پمپل ٹیبلیٹ

خون صاف کر کے رنگت نکھارتی ہیں۔ جگر و معدہ کی اصلاح کرتی ہیں۔ جسم میں بڑھی ہوئی حرارت کو اعتدال پہ لاتی ہیں جس سے کیل اور پھنسیاں دور ہو جاتی ہیں۔

المنار دواخانہ ربوہ

ہر قسم کی اعلیٰ کوالٹی کا کپڑا۔ پاپلین۔ لٹھا۔ کیمبرک۔ فلالین رنگدار و پرنٹ بنانے والے

سفینہ ڈائنگ اینڈ پرنٹنگ ورکس

مقبول روڈ - لائلپور

فون ملز: ۷۹۴۶ — فون آفس منڈی: ۲۴۸۳ — فون آفس گول کپڑا: ۶۳۵۴

ہر شہر کی مارکیٹ سے "سفینہ" کا مال طلب کریں

مرض اٹھرا کا شافی علاج **حبوب مفید اٹھرا** ۶۰۰ گولیاں ۲۰ روپے — **ناصر دواخانہ ربوہ** فون ۵۳۴ — گول کچہری بازار **لائلپور** فون ۲۰۵۴

ہر قسم کا سامان سائنس و اچھی نرخوں پر خریدنے کیلئے

الائیڈ سائنٹفک سٹور فون ۶۳۵۰۰

گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں!

پاکستان کے دارالحکومت اسلام آباد و راولپنڈی میں

جائیداد - پلاٹس - کوٹھیاں اور دکانات کی خرید و فروخت کے لئے آپ اپنے ادارہ

ایکسچینج سنٹر فون ۲۲۲۴۴ سے استفادہ فرمائیں

المشتہر: داؤد برادرز - آب پارہ - اسلام آباد - فون ۲۲۲۴۴

تریاق اٹھرا اٹھرا کے علاج کیلئے کورس ۲۰ روپے — **نورِ نظر** اولاد نرینہ کیلئے کورس ۳۵ روپے — **خورشید یونانی دواخانہ** رجسٹرڈ **ربوہ** فون ۵۲۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال ختم ہونے کو ہے

عہدیدار اصحاب لازمی چندہ جات کی فراہمی کیلئے پوری کوشش فرمائیں

احباب کو علم ہے کہ صدر انجمن احمدیہ کا موجودہ مالی سال ۳۰ر اپریل ۱۹۷۴ء کو ختم ہو رہا ہے اس کے پیشِ نظر عہدیدار اصحاب کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ کوشش فرمائیں کہ لازمی چندہ جات کی سَو فیصد ادائیگی ہر صورت میں وقت کے اندر ہو جائے اور جماعت کے ذمّہ کوئی بقایا نہ رہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس بارے میں متواتر ارشاد فرمایا ہے کہ بجٹ کی ادائیگی وقت کے اندر رہنی چاہیئے۔ حضور نے فرمایا:-

"میں بطور یاددہانی یہ کہنا چاہتا ہوں کہ سالِ رواں ... انجمن احمدیہ کے چندوں کا قریباً ختم ہو رہا ہے۔ سال گذرنے میں دو ماہ باقی رہ گئے ہیں لیکن جہاں تک وصولی کا سوال ہے وہ اس نسبت سے کم ہے۔ یعنی سارے سال کا بجٹ اگر بارہ مہینوں میں پھیلایا جاوے تو دو مہینے کی رقم جو باقی رہ جانی چاہیئے اس سے زیادہ رقم باقی رہ گئی ہے۔ اگر آپ اپنے چندے ماہ بماہ دینا شروع کر دیں تو کسی ماہ بھی ہمیں کسی مد سے مدد نہ مانگنا پڑے۔"

(خطبہ جمعہ مطبوعہ ۳ر مارچ ۱۹۷۴ء)

حضور کے مندرجہ بالا الفاظ کسی تشریح کے محتاج نہیں۔ عہدیدار اصحاب سے خاص طور پر یہ گذارش ہے کہ وہ انتہائی کوشش کر کے ان ایام میں چندہ جات بمعہ بقایاجات بروقت وصول فرماویں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کے ساتھ ہو۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

وقفِ عارضی کی تحریک کا مقصد

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"وقفِ عارضی کی جو تحریک ہے اس کا بڑا مقصد بھی یہ تھا کہ دوست رضاکارانہ طور پر اپنے خرچ پر مختلف جماعتوں میں جائیں اور وہاں قرآن کریم سیکھنے سکھانے کی کلاسز کو منظم کریں اور منظم طریق پر وہاں کی جماعت کی اس رنگ میں تربیت ہو جائے کہ وہ قرآن کریم کا جُوا بشاشت سے اپنی گردن پر رکھیں اور دُنیا کے لئے ایک نمونہ بن جائیں۔" (الفضل ۱۴ر مئی ۱۹۶۹ء)

احباب کرام اس اہم مقصد کو پورا کرنے کے لئے وقف عارضی کی تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ اس وقت اس نیکی کی طرف توجہ کرنے کی بہت ضرورت ہے۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) ربوہ)

احمدی تاجر و صنعتکار حضرات

وہ حضرات جن کی ریڈی میڈ ملبوسات، پردہ کلاتھ، کاٹن کلاتھ، ہوزری، ہینڈی کرافٹ کی فرمیں ہیں اور وہ امپورٹ ایکسپورٹ کا کام کرنا چاہتے ہیں یا کر رہے ہیں ہم سے رابطہ پیدا کر کے اپنی صنعت و تجارت کو فروغ دیں:-

BUTT BROTHERS CO A. BASIT BUTT
IMPORT-EXP; STRAND GARDEN-20-ST. TV.
COPENHAGEN GREVESTRAND-2670 DENMARK

پاکستان میں پتہ:-

بٹ برادرز معرفت مومن کلاتھ ہاؤس۔ گولبازار ربوہ۔ فون ۵۱۷

نواں آل پاکستان طاہر کبڈی ٹورنامنٹ

مورخہ بارہ ۱۲۔ تیرہ ۱۳۔ چودہ ۱۴ اپریل ۱۹۷۴ء بمقام ربوہ

امسال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے شعبہ صحت جسمانی کے تحت نواں آل پاکستان طاہر کبڈی ٹورنامنٹ مورخہ ۱۲-۱۳-۱۴ر اپریل ۱۹۷۴ء کو ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے جس میں پاکستان کی مشہور ٹیمیں اور ملک کے نامور کھلاڑی حصہ لیں گے۔ داخلہ بذریعہ ٹکٹ ہوگا۔ (نوٹ) پہلے ٹورنامنٹ کی جن تاریخوں کا اعلان شائع ہوا تھا وہ اب تبدیل کر دی گئی ہیں۔

سیکرٹری آل پاکستان طاہر کبڈی ٹورنامنٹ ربوہ

مرکزی سالانہ تربیتی کلاس خدام الاحمدیہ کی تاریخوں میں تبدیلی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال مرکزی سالانہ تربیتی کلاس مورخہ ۱۹ر شہادت/اپریل تا ۲ر ہجرت/مئی ۱۳۵۳ھش/۱۹۷۴ء ایوانِ محمود ربوہ میں منعقد ہوگی۔

قائدینِ علاقہ و اضلاع اور قائدینِ مجالس سے درخواست ہے کہ حضور ایدہ اللہ کے ارشاد کے مطابق ہر مجلس سے کم از کم ایک نمائندہ اس کلاس میں ضرور بھجوائیں۔

نوٹ:- پہلے کلاس کی تاریخیں ۱۲ر اپریل تا ۲۵ر اپریل مقرر کی گئی تھیں جو اب حضور کی منظوری سے تبدیل کر دی گئی ہیں۔

(ناظم اعلیٰ سالانہ مرکزی تربیتی کلاس)

ہڈیوں کے ڈھانچوں پر گوشت پوست چڑھانے والی نایاب دوا "پیور الخلفا ٹانک" استعمال کیجیئے اس سے تمام جسمانی کمزوریاں دور ہو جاتی ہیں کیلشیم، فولاد اور وٹامنز کی کمی چند دنوں میں پورا کرتا ہے غذا جزو بدن بناتا اور کثرت خون پیدا کرنے کیلئے اکسیر ہے پیشاب میں فاسفیٹس کے اخراج کو روکتا اور کسی بھی وجہ سے ہونیوالی کمزوری دور کرتا ہے قیمت ۴/- ڈاک سے ۵/۵۰ منگوانے کا پتہ:- شاہ ہومیوپیتھک سٹور رحمت بازار ربوہ

جانوروں کے اپھارہ کا موسم زوروں پر ہے

اکسیر اپھارہ کا سٹاک

ہر زمیندار کے پاس ہونا ضروری ہے بفضلہ تعالیٰ ایک پیکٹ سے اپھارہ غائب۔

فی پیکٹ ایک روپیہ۔ درجن یا زیادہ پر کمیشن دو درجن سے زیادہ مال پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی۔

کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور۔ کراچی

ہیڈ آفس:- ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ

فون نمبرز ۶۰۶/۶۰۷

اپنے ملبوسات کی ڈرائی کلیننگ

کے لئے

ہماری فیکٹری سے رجوع فرماویں جو جدید ترین کلیننگ پلانٹ سے آراستہ ہے۔ یہاں پر ڈرائی کلیننگ، لانڈری رنگائی اور رفو کا اعلیٰ انتظام ہے۔

گیٹ سمارٹ ڈرائی کلینرز

مال روڈ راولپنڈی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

حبوب اٹھرا — اٹھرا کے علاج کیلئے — کورس ۲۴ روپے
دوائی فضل الٰہی — اولادِ نرینہ کیلئے — کورس ۲۵ روپے
زوجام عشق — طاقت کا جنرل ٹانک — کورس ۳۵ روپے
دواخانہ خدمتِ خلق ربوہ